بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر و نظر

☚ شیعہ سنی اتحاد کی واحد اساس، کتاب و سنت

☚ خلفائے راشدینؓ بشمول ائمہ اہل بیت کا دستور کتاب و سنت

☚ وقت کا تقاضا ہے کہ اس دستورِ محمدیؐ پر متفق ہو جائیے!!

وطنِ عزیز اس وقت نہ صرف چاروں طرف سے بیرونی خطرات کی زد میں ہے بلکہ اس کی داخلی صورتِ حال بھی کسی طور قابلِ اطمینان نہیں! ــــــ بالخصوص حکومت اور ایم۔ آر۔ ڈی کی تازہ محاذ آرائی نے تو اس ملک کے ہر بہی خواہ کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ نہ جانے اس کا انجام کیا ہو گا؟

یومِ آزادی کو جہاں ایک طرف اس تجدیدِ عہد کا دن قرار دیا جا رہا تھا کہ جس اخوت، اتحاد اور تنظیم کی بدولت ہمیں آزادی ملی، اور یہ ملک پاکستان معرضِ وجود میں آیا تھا، آئندہ بھی ہمیں اسی اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کی حفاظت اور استحکام کے لیے جدوجہد کرنا ہو گی، وہیں دوسری طرف بغض و عداوت، انتشار و انارکی اور بدامنی و بدنظمی کی راہیں ہموار کرتے ہوئے ملک دشمنی کے سامان بھی فراہم ہوتے رہے!

چاہیے تو یہ تھا کہ " لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ " کی نظریاتی بنیادوں پر قائم ہونے والے اس ملک کو اس دن، واقعتاً انہی بنیادوں پر استوار کرنے کے عزمِ صمیم کے ساتھ ساتھ تلافیٔ مافات کی بھی کوئی صورت نکالی جاتی، لیکن ہوا یہ کہ

نفاذِ فقہ جعفریہ کے اسلام دشمن اور ملک دشمن نعرہ کو محض اقتدار طلبی کی خاطر حکومت کے خلاف بطورِ ہتھیار استعمال کیا گیا ـــــ اور اس نعرہ کو بلند کرنے میں وُہ لوگ پیش پیش تھے، جنھیں نہ صرف اس نعرہ کی سنگینی کا پورا پورا احساس تھا، بلکہ یہ نعرے لگاتے وقت جن کے دل و دماغ بھی ان کی زبانوں کا ساتھ نہیں دے رہے تھے! ـــــ پھر یہ وہی لوگ تھے کہ آج سے کچھ عرصہ قبل، یہ جن لوگوں کے خلاف متحدہ محاذ بنا کر، ان کو ملک دشمن اور ملک توڑنے کے واحد ذمہ دار قرار دینے میں اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر چکے تھے، آج انہی کے دوش بدوش حکومت کے خلاف محاذ آرائی میں انہیں قطعًا کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہ ہوئی۔ اور وُہ فخر سے سر بلند، "متوقع کامیابی" کے نشے میں سرشار، عوام کو یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہے تھے کہ ان کے "نجات دہندہ" صرف یہی لوگ ہیں، لہٰذا عوام الناس کو ان کی قائدانہ صلاحیتوں پر از سرِ نو ایمان لے آنا چاہیے!

ادھر اخبارات کے مطابق گڑھی خدا بخش میں جہاں شاہنواز بھٹو کی تدفین ہوئی، بھٹو کی تصاویر کے ساتھ ساتھ خمینی کی تصویریں بھی آویزاں کی گئیں! ـــ سوال یہ ہے کہ ایم۔آر۔ڈی کو نفاذِ فقہ جعفریہ سے، اور خمینی کو شاہنواز بھٹو سے کیا دلچسپی اور تعلق ہے؟ ـــــ ایم۔آر۔ڈی میں قومی اتحاد کے بعض سابق راہنماؤں اور ان کی جماعتوں کے علاوہ پیپلز پارٹی ہی ایک بڑی جماعت ہے، اور اس ہجوم میں اگر نفاذِ فقہ جعفریہ کے نعرے بھی بلند ہوئے ہیں، اور شاہنواز بھٹو کی موت سے سیاسی فائدہ حاصل کرنے کی کوششوں کے علاوہ پاکستان میں خمینی کی تصاویر بھی آویزاں کی گئیں، تو صاف ظاہر ہے کہ ایم۔آر۔ڈی بشمول پیپلز پارٹی ہوسِ اقتدار کے جنون میں اس حد تک آگے جا چکی ہے کہ اس نے خمینی کی ہمدردیاں حاصل کرنے سے بھی نہ صرف لیس و پیش نہیں کیا، بلکہ اس نے حکومتِ ایران کو بطورِ فریق، حکومتِ پاکستان کے خلاف میدان میں کھینچ لانے کی بھی ایک شرمناک کوشش کی ہے، جس کا نتیجہ خدانخواستہ پاکستان اور ایران کی محاذ آرائی کی صورت میں بھی نکل سکتا ہے! ـــــ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک، پاکستان دشمن قوتیں ایک مرتبہ پھر لنگر لنگوٹ کس کر میدان میں آ چکی ہیں، اور اس کے

لیے وہ، ہر ایسا ممکن حربہ آزما لینا چاہتی ہیں جو ان کے خوابوں کو شرمندۂ تعبیر کر سکے! ——— اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ!

نفاذِ فقہ جعفریہ کا نعرہ، ایسا نعرہ نہیں ہے کہ جس کے نتائج سے صرفِ نظر کرتے ہوئے اسے نظر انداز کر دیا جائے یا اس کو محض ایک سیاسی حمایت طلبی کا ذریعہ تصور کر لیا جائے۔ چنانچہ اس کی تائید و ہمنوائی کے نتائج بڑے ہولناک اور انتہائی سنگین ہوں گے ——— کیا جن لوگوں نے خون کی ندیاں عبور کرتے ہوئے اس سرزمینِ پاکستان پر قدم رکھے تھے، ان کا مقصود یہی تھا کہ کتاب و سنّت کی بجائے یہاں فقہ جعفریہ کا نفاذ ہو؟ ——— یہ تصور بھی کس قدر مضحکہ خیز ہے؟ ——— وقت کی دھول نے اگرچہ تحریکِ پاکستان کے آثار و نقوش کو بڑی حد تک دھندلا دیا ہے، مگر یہ اس قدر مٹ بھی نہیں گئے کہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" کی بجائے اب "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ" کا نعرہ بلند ہو، اور کہیں سے بھی یہ آواز سنائی نہ دے کہ ؎

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے!

پھر تعجّب بالائے تعجب، کہ ایک اقلیتی گروہ نے نفاذِ فقہ جعفریہ کی آواز بلند کرتے ہوئے "تحریکِ نفاذِ فقہ جعفریہ" کی داغ بیل ڈالی، تو ایک دوسرے اکثریتی گروہ نے "متحدہ سنّی کنونشن" میں فقہ حنفی کے نفاذ کا مطالبہ داغ دیا ——— گویا مؤخر الذکر نے اوّل الذکر کو یہ جواز فراہم کر دیا کہ اگر فقہ حنفی کے نفاذ کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے، تو فقہ جعفریہ کے نفاذ کا مطالبہ کرنے والے بھی بلاشبہ حق بجانب ہیں، اور انہیں اپنی مساعی کو تیز سے تیز تر کر دینا چاہیے! ——— چنانچہ اُدھر سے تم نکلو، اِدھر سے ہم تشریف لاتے ہیں، پھر دیکھو، جیت کس کی ہوتی ہے؟ ——— ہماری؟ تمہاری؟ یا ان اسلام دشمن قوتوں کی؟ کہ جن کی نگاہوں میں پاکستان کا وجود کھٹکتا ہی محض اس لیے ہے کہ یہاں کتاب و سنّت کا کوئی نام لیوا باقی

نہ رہے! ـــــ سو یہ مشکل اگر مختلف فقہوں کو دین و شریعت سمجھنے والے خود اہلِ وطن نے حل کر دی تو بیرونی دشمنوں کو ہاتھ پاؤں ہلانے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی۔ ایک تو اس لیے کہ "یہ تہذیب آپ ہی اپنے خنجر سے خودکشی کرے گی!" ـــــ اور دوسرے اس لیے کہ جب کتاب و سنت کی اہمیت اب تبرّکاً بھی نہ رہی، تو دشمنوں کو کیا پڑی ہے کہ ان کے پھٹے میں ٹانگ اڑائیں؟

ـــــ پھر کنفیڈریشن کا نعرہ بلند کیجئے یا متحدہ ہندوستان کا ـــــ یا اس ملک کو بدستور پاکستان ہی کا نام دیتے رہیے اور یومِ آزادی بھی دھوم دھڑکے سے مناتے رہیے، ان کی بلا سے! ـــــ کہ جب آزادی اور غلامی کا تصور ہی غلط ملط ہو کر رہ گیا، تو پھر جشنِ آزادی مناؤ یا جشنِ غلامی، اس سے فرق بھی کیا پڑتا ہے؟ ـــــ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے:

"اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ!"

لیکن اے اہلِ وطن، اگر یہ تصور بھی تمہارے لیے ہولناک ہے کہ غیر کے لیے تمہارا وجود و عدم یکساں ہو کر رہ جائے اور تم اپنی انفرادیت کھو بیٹھو، تو پھر باور کرو کہ تمہارا اتحاد وقت کی اہم ترین ضرورت ہے، جبکہ تمہارے اتحاد کی واحد بنیاد دستورِ محمدیؐ پر تمہارا متفق ہو جانا ہے! ـــــ ورنہ نفاذِ فقہ جعفریہ کا مطالبہ کرنے والا اگر یہ مطالبہ اس بناء پر کرتا ہے کہ یہ فقہ اس کے نزدیک معتبر و محترم ہے اور فقہ حنفیہ کے نفاذ کا مطالبہ کرنے والے کے نزدیک فقہ حنفیہ معتبر و محترم، تو ان ہر دو کو ایک دوسرے کی تردید کا حق ہی کہاں پہنچتا ہے؟ ـــــ ہاں دونوں ہی اپنی اپنی فقہ کے نفاذ کا مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں، کہ ہر دو کا مرکزِ اطاعت، پیغمبرؐ کی بجائے، پیغمبرؐ کا امتی ہے۔ جو بہرحال غیر معصوم ہے اور جس کے بارے میں اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری، تاہم انتشارِ ملت جس کا لازمی نتیجہ ہے!

لیکن اس کی بجائے اگر ہر دو کا مقصود اسلام ہے اور "اعتصام بحبل اللہ" انہیں عزیز تر! تو اس کا ماخذ اور ذریعہ صرف اور صرف کتاب و سنت ہے، جو خود ان لوگوں کا بھی مشترکہ مرکزِ اطاعت ہے کہ جن کے نام سے یہ مختلف

فقہیں منسوب ہیں! ــــ لہٰذا شیعہ سنّی اتحاد کی واحد اساس کتاب وسنّت ہے، اور جو خلفائے راشدینؓ بشمول ائمہ اہلِ بیت، سب کا متفقہ دستور رہا ہے ــــ حتیٰ کہ خود رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دستور بھی یہی تھا، اس لیے کہ آپؐ، رسول اللہ ہونے کے ساتھ ساتھ حکمران بھی تھے، اور آپؐ نے اپنے جملہ امورِ مملکت کی بنیاد کتاب وسنت پر رکھی تھی! ــــ کتاب وسنت کی یہی وہ دستوری حیثیت تھی کہ جب خلیفۂ وقت نے امام مالکؒ کو یہ مشورہ دیا کہ ان کی مؤطا کو ملک کا آئین بنا دیا جائے، تو آپؒ نے فرمایا تھا:

"مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَوْلُهٗ مَقْبُوْلٌ وَمَرْدُوْدٌ عَلَيْهِ اِلَّا صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ۔"

کہ "ہر شخص کی بات قبول بھی کی جا سکتی ہے اور ردّ بھی کی جا سکتی ہے، سوائے اس صاحبِ قبر (رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے! (کہ آپؐ کی بات صرف قبول ہی کی جائے گی، ردّ ہرگز نہ کی جائے گی!)"

ــــ الغرض یہ کوئی ایسا متنازعہ فیہ مسئلہ نہیں کہ جس پر دلائل ڈھونڈنے کی ضرورت پیش آئے، خود صدرِ مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کے یہ الفاظ آج بھی ہمارے ذہنوں میں گونج رہے ہیں، جو انہوں نے بانیٔ پاکستان مسٹر محمد علی جناح کے حوالے سے اپنی ایک نشریاتی تقریر میں دوہرائے تھے کہ:

"مسلمان اپنا دستور خود مرتب کرنے کا حق نہیں رکھتے ــــ ان کا دستور مرتّب و مدوّن ان کے ہاتھوں میں موجود ہے، اور وہ ہے قرآنِ مجید!"

لہٰذا قرآن مجید اور اس کی واحد متعین تعبیر (سنتِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو چھوڑ کر اب ائمہ کے اجتہادات کو دستور و آئین کا درجہ دینے والوں سے یہ سوال کرنے کا ہمیں حق حاصل ہے کہ یہ غیر متبدّل اور دائمی دستورِ اسلام کیا اب منسوخ ہو گیا ہے جو تم مختلف فقہوں پر ایمان لانے کی دعوت لے کر اٹھے ہو؟ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو ذرا ہمیں بھی یہ بتاؤ کہ کتاب وسنت کب

منسوخ ہوئے تھے اور انہیں کس نے منسوخ کیا تھا؟ —— هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ! —— فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا —— تو اپنی اپنی فقہ کے نفاذ کے مطالبہ سے دست بردار ہو کر محمدِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ، اور صرف اور صرف کتاب و سنت کو بطورِ دستور نافذ کرنے کا مطالبہ کرو! —— کہ یہی معنیٰ ہے "اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ" کا! — یہی مفہوم ہے "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کا —— اسی کلمہ پر تمہارے ملک پاکستان کی بنیادیں اٹھائی گئی تھیں، انہی بنیادوں پر یہ ملک پاکستان قائم رہ سکتا ہے، اور اسی پر تمہاری جملہ دنیوی اور اخروی کامیابیوں کا انحصار ہے۔

مصطفےٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست
اگر باُو نہ رسیدی تمام بولہبی ست!

(اکرام اللہ ساجد)

شعر و ادب

جناب عبدالرحمٰن عاجزؔ مالیر کوٹلوی

ہر بشر کے قول سے قول آپؐ کا ممتاز ہے

طائرِ ذکرِ پیمبرؐ مائلِ پرواز ہے،
یہ زمیں کیا، آسماں بھی فرشِ پا انداز ہے

آپؐ کے حسنِ تخاطب میں وہ سوز و ساز ہے
ذرہ ذرہ دو جہاں کا گوش بر آواز ہے

رفتہ رفتہ پھول کھلتے ہیں چمن میں جس طرح
ہاں لبِ لعلیں کے کھلنے کا یہی انداز ہے

قیصر و کسریٰ کے ایوانوں میں آئے زلزلے
آپؐ کی دعوت کا مکہ میں ابھی آغاز ہے

قتل کی نیت سے جو آیا مسلماں ہو گیا،
اللہ اللہ آپؐ کی صورت کا یہ اعجاز ہے

رحمۃ للعالمینؐ ہیں یہ کہ ختم المرسلینؐ،
آپؐ کا کیا وصف ہے کیا آپؐ کا اعزاز ہے

یہ بھی آنحضرتؐ کی سچائی کی ہے عاجزؔ دلیل
ہر بشر کے قول سے قول آپؐ کا ممتاز ہے

محدث جلد ۱۵ عدد ۱۱، ص ۱۷ سطر ۳ - ۲۰، ص ۱۸ سطر ۱۱ میں "امام رازی"، کی بجائے "امام راغب" پڑھا جائے۔